

تحریک قرآن اور ترجمان القرآن

از

جناب نوری ابو محمد صلاح صاحب سابق ایڈیٹر ترجمان القرآن

تحریک قرآن سے ملک آشنا ہو چکا ہے۔ اور قریب قریب ہر طبقہ کے افراد عملاً اس میں شرکت فرماتے ہیں۔ آئندہ اگر خدا کو منظور ہے تو بہت جلد ایک تنظیمی شکل پیدا ہو جائے گی اور پھر وہ جس سے چاہے گا اس سلسلہ میں کام لے گا۔

تحریک قرآن اپنے اندر بڑی وسعت رکھتی ہے اس کے اصول و فروع پر بحث کے لئے مستقل تصنیف کی ضرورت ہے۔ الاصلاح سہرام، مذہب کلکتہ اور سلسلہ اشاعت قرآن حیدرآباد دکن کے تقریباً پانچ سو صفحات تحریک کے متعلقات اور توضیحات سے لبریز ہیں۔

نفس تحریک کوئی نئی چیز نہیں لیکن جس شکل میں اس چودہویں صدی کے اندر اس کو پیش کیا گیا ہے وہ یقیناً جملہ تحریکات ماضی و حال سے اپنے رنگ میں جدا ہے اور یہی اس کی خصوصیت ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ اتنا کچھ لکھا جاتا رہا ہے اس میں پندرہ آنے سے زیادہ محرک کے خیال کی ترجمانی ہوتی ہے لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ دوسرے اہل قلم حضرات کے خیالات سے بھی اعموم کو آگاہ کیا جائے۔ اور اس طرح ایک ایسی جماعت پیدا ہو جائے جو صرف قرآن مجید کے متعلق سوچے اور اسی سے متعلق لکھے تاکہ مسلمانوں میں یکجہتی پیدا ہو جائے۔

المحمد لله ترجمان القرآن کے اجراء نے بہت جلد عملی شکل اختیار کی اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی شخصیت کے ظاہر و باطن کو مستقل طور پر خدانے اس کے لئے منتخب فرمایا۔ ذلک

فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ط

شفیق محرم مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ جمعیتہ علمائے ہند کا ارگن اخبارِ جمعیتہ جس خوبی اور جس قابلیت کے ساتھ آپ کی ادارت میں نکلتا رہا ہے اس سے عوام اور خواص سب ہی واقف ہیں اور خوش قسمتی سے ذاتی طور پر جن سے آپ کی ملاقات ہو وہ کہہ سکتے ہیں کہ الجمعیتہ اور ترجمان القرآن کی اڈیٹری کے لئے کس قدر صحیح انتخاب کا لفظ صادق آتا ہے۔ تصنیف کے اندر مصنف کی روح موجود ہوتی ہے اور قارئین کے اندر ایک حیثیت سے وہ جلو کر جاتی ہے۔ اس لئے اب ترجمان القرآن بھی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے ظاہر و باطن اور قول و فعل کا آئینہ ہوگا اور پھر اس سے وہی مدعا حاصل ہوگا۔ جو اول روز سے نصب العین قرار پا چکا ہے۔

تحریک قرآن کی کامیابی کے سلسلہ میں سب سے پہلے دو کام کرنا طے پایا تھا۔ ایک تو فضا کا قرآنی فضا بنانا۔ دوسرے اشخاص کا پیدا کرنا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ وہی کر سکتا ہے جو ہمہ قرآن ہو جس کے قول و فعل میں مطابقت ہو اور جس کا وظیفہ حیات قرآن قرار پا چکا ہو۔

جیسا کہ کہا گیا ترجمان القرآن اسی مقصد عزیز کے حصول کے لئے جاری کیا گیا اور اس کے صفحات پر اسی امر کی کوشش کی گئی اور آئندہ بھی اس کا نصب العین ہی رہے گا اور خواہ اس کیلئے کتنی ہی زیادہ قیمت دینی پڑے سو دامہنگامہ ہوگا۔ کیونکہ جو مقابلہ بھی کیا جاسکتا ہے جو قلعہ بھی سر کیا جاسکتا ہے جس نئی دنیا کو بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اور جو باغ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ میدان کے صاف کرنے کے بعد زمین کے ہموار کر لینے کے بعد اور جان نثاروں کو صف میں لاکھڑا کرنے کے بعد پس اب یہی قرآنی فضا کا پیدا کرنا اور اشخاص کا مہیا کرنا ہی تحریک کی کامیابی کے لئے وقت کا سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے۔

”ترجمان القرآن“ مجلس تحریک قرآن مجید مالک محروسہ سرکار عالی کا پرچہ ہے۔ اور اس کے سب سے پہلے حامی و مددگار جناب نذیر جنگ بہادر ہیں۔ اور مجلس کے صدر جناب نواب سید نواز جنگ

اور محمد جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر میں نیز ارکان میں بھی ایسے لوگ شریک ہیں جن کی قہرسم کی اعانت ترجمان القرآن کے ساتھ رہی ہے اور رہے گی۔ اور جس سلطنت کے مرکز سے یہ شایع ہو رہا ہے اس کا دست اعانت تو معلوم نہیں کس کس گوشہ تک پہنچا ہوا ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ کائنات کے سب سے زیادہ مقدس کام اور دنیا کی سب سے زیادہ اہم اور ضروری تحریک اس سے محروم رہے اگرچہ دوسروں کی طرح اس کو نعوذ باللہ ایک دوسرا خدا نہیں بنا لینا ہے۔ اور جاویجا امداد پر ہی منحصر رہ کر دینا ہے لیکن قرآن کی شان کو برقرار رکھتے ہوئے وقت آجائے تو سب کچھ قرآن کے لئے حاصل کر لیا جاسکتا ہے۔

”اب تک تحریک قرآن“ اور ترجمان القرآن وغیرہ کو نہ تو امور مذہبی نے نوازا ہے اور نہ تعلیمات نے اور نہ ہی اس کے لئے کوشش کی گئی لیکن شاید یہ سب کچھ قدرت نے آئندہ کے لئے اٹھا رکھا ہو۔ اور مودودی صاحب اس سے وہ سب کچھ کر دکھائیں جس کے لئے دنیاے اسلام ہی نہیں بلکہ اقوام عالم بھی بچپنی کے ساتھ منتظر ہیں۔

ترجمان القرآن کی پہلی ششماہی حتم ہو چکی اور اب محرم الحرام ۱۳۵۲ھ آئے نئے قالب اور نئی روح کے ساتھ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اپنی ادارت میں ملک و قوم کے سامنے پیش فرما رہے ہیں اس لئے میری تمنا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر ان کو ان کے مقاصد عالیہ میں ہر طرح کامیاب فرمائے۔

ترجمان القرآن میں ہمارا خمیر بھی شریک ہے اس لئے اس درس روحانیت دینے والے رسالہ سے روحانی تعلق ہمیشہ باقی رہے گا۔ اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے جو کچھ کیا جائے گا وہ اپنا ہی عاقبت کا سود ہوگا۔